

## 215281-حرام ادویات

### سوال

میں لیڈی ڈاکٹر ہوں، میں چاہتی ہوں کہ آپ عملی طور پر بلکہ اگر ممکن ہو تمثالوں کے ساتھ بیان کریں کہ کون سی ادویات مریض کے لیے تجویز کرنا حرام ہے، میں یہ توجہ نتی ہوں کہ نشہ آور ادویات تجویز کرنا جائز نہیں ہے، لیکن ممکن ہے کہ کسی مریض کو کوئی دوا تجویز کرتے ہوئے میں توجہ نہ کر سکوں اور مریض کو حرام دوالکھ دوں! اس لیے آپ میری رہنمائی کریں۔

### پسندیدہ جواب

اول :

اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر احسانات میں سے یہ ہے کہ اس نے ہر بیماری کی شفا عطا فرمائی ہے اور علاج کروانے کی ترغیب بھی دلائی۔

چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتنا تاری لیکن اس کی شفانازل کی ہے۔) اسے بخاری (5678) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہر بیماری کا علاج ہے، پس اگر بیماری تک دو ایجج جائے تو اللہ کے حکم سے شفایابی مل جاتی ہے۔) اسے مسلم (2204) نے روایت کیا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کے تکتے ہیں :

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: (ہر بیماری کا علاج ہے) میں مریض اور ڈاکٹر دونوں کی مضبوط حوصلہ افزائی ہے، نیز بیماری کی تشخیص اور اس کا علاج تلاش کرنے کی ترغیب بھی ہے۔" ختم شد

ماخوذ از: "زاد المعاد" (4/15)

تاجم علاج کروانے کی اجازت اور رخصت کے ساتھ حرام چیزوں سے علاج کروانا جائز نہیں ہے، منع ہے۔

جیسے کہ وائل حضری کہتے ہیں کہ: طارق بن سوید جعفی نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا، یا شراب کشید کرنے کو حرام قرار دیا۔

تو طارق نے کہا: میں نے شراب علاج کے لیے بنائی ہے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (شراب دوانیں ہے، بلکہ بیماری ہے۔) اسے مسلم: (1948) نے روایت کیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیث چیزوں سے علاج کرنے سے منع فرمایا۔ اس حدیث کو ترمذی رحمہ اللہ: (2045) نے روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یقیناً اللہ تعالیٰ نے بیماری اور علاج دونوں نازل کیے ہیں، اور ہر بیماری کی دو ایجھی پیدا کیے ہے۔ اس لیے تم علاج کرو، لیکن حرام چیز کے ذریعے علاج مت کرو۔) اس حدیث کو ابو درداء رحمہ اللہ: (3874) نے روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے دیگر معنوی شواہد کی بنابر اسے صحیح قرار دیا ہے۔

"التعلیقات الرضییۃ علی الروضۃ الندیۃ" (3/154)

دوم:

صرف یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ: جس دوامیں بھی کوئی حرام چیز مثلاً: شراب یا خزیر شامل ہے، وہ حرام ہے۔ بلکہ اہل علم اس کی تفصیل بیان کرتے ہیں، جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1- خالص حرام اور نجس چیزوں سے علاج کرنا:

مثلاً: شراب کے ذریعے علاج کرنا، یا کچھ علاقوں میں بعض لوگ اپنا ہی پیشاب علاج کے لیے پیتے ہیں۔ تو یہ حرام ہے؛ کیونکہ پہلے احادیث گزر چکی ہیں جن میں شراب اور خبیث چیزوں سے علاج معاجہ منع قرار دیا گیا ہے۔

شیعہ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے تھے ہیں:

"حرام اور نجس چیزوں سے علاج کرنا حرام ہے؛ کیونکہ ان چیزوں کے حرام ہونے کے دلائل عام ہیں کہ انہیں علاج اور غیر علاج ہر طرح کی حالت میں استعمال کرنا حرام ہے، چند عمومی دلائل درج ذیل ہیں: فرمان باری تعالیٰ ہے: **﴿خُرُمَتْ طَيْبَتْ نَيْنَيْتْ﴾** ترجمہ: تم پر مردار حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ [النہدہ: 3] حدیث مبارکہ ہے کہ: (ہر کچھ والا درمنہ حرام ہے۔) اور فرمان باری تعالیٰ: **﴿إِشَانَجَرَوْنَيْسَرَوْنَيْنَاتَوْنَالَّأَنْتَابَ وَاللَّأَرَلَمَ رِخْ﴾** ترجمہ: بلاشبہ شراب، جوا، اسخان اور پانے پلید ہیں۔ [النہدہ: 90] یہ تمام آیات علاج معاجہ اور دیگر تمام حالات کے لیے عام ہیں، اگر علاج معاجہ اور دیگر حالات میں کوئی انسان تفریق کرے تو وہ ایسی چیز میں تفریق کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے یکجا کھی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے عموم کو خاص کر رہا ہے، جو کہ دلیل کے بغیر جائز نہیں ہے۔ "ممکنی تصرف کے ساتھ اقتباس مکمل ہوا۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کے تھے ہیں:

"حرام چیزوں کے ذریعے علاج معاجہ شرعاً اور عقلابہ دو اعتبار سے برا عمل ہے، شرعاً تو ہم پہلے احادیث وغیرہ بیان کر کچکے ہیں، بلکہ عقل کے اعتبار سے اس لیے منع ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو حرام ہی اس لیے کیا ہے کہ یہ چیزوں خبیث ہیں؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس امت پر کوئی بھی چیز بطور سزا کے حرام قرار نہیں دی، بلکہ بنی اسرائیل پر بطور سزا پا کیے ہے چیزوں کو حرام قرار دیا گیا تھا، اسی چیز کا مذکورہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا: **﴿فَقُلْمِمْ فِنَ الَّذِينَ هَادُوا حَمَنَا طَيْبَاتْ أَحْلَثْ لَمْ﴾** ترجمہ: یہودیوں کے ظلم کرنے کی وجہ سے ہم نے ان پر وہ پاکیرہ چیزوں حرام قرار دے دیں جو ان کے لیے حلال قرار دی گئی تھیں۔ [النساء: 160] لہذا اس امت کے لیے جو چیز بھی حرام قرار دی گئی ہے وہ اس چیز کی خباثت کی وجہ سے ہے، نیز اس چیز کی حرمت پوری امت کے لیے، مچاڑ کا ذریعہ ہے کہ حرام چیز امت کے افراد تناول نہیں کریں گے، اس لیے یہ بالکل مناسب نہیں ہے کہ انسان کسی بھی بیماری اور مرض کا علاج حرام چیز کے ذریعے کرے؛ کیونکہ اگر حرام چیز اس بیماری کو زائل کرنے میں معاون ثابت ہو بھی جائے تو اس کی وجہ سے پہلے سے بھی بڑی قبیلی بیماری انسان کو لامن ہو سکتی ہے؛ کیونکہ اس چیز میں خباثت ہی اتنی شدید نوعیت کی ہے۔ تو اس طرح انسان گویا جسمانی بیماری کا علاج قبیلی بیماری کے عوض کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ "ختم شد

"زاد المعاد" (4/143)

2- ایسی ادویات جن میں نشہ آور اشیا ملی ہوئی ہوں:

ادویات میں نشہ آور چیز کا وجود دو طرح کا ہو سکتا ہے:

پہلی حالت: نشہ آور چیز کی مقدار تنی کم ہو کہ اگر بہت زیادہ مقدار میں بھی اس دو اکو استعمال کیا جائے تو نشہ نہ ہو۔

ایسی حالت میں متعدد علمائے کرام نے اس دو اکو استعمال کرنے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، کیونکہ شراب اس لیے حرام قرار دی گئی ہے کہ اس کی تھوڑی بیزیادہ مقدار نشہ آور ہونے کا باعث ہے، لیکن اس دو سے نشہ آوری ختم ہو چکی ہے، اس لیے اس دو کی تھوڑی یا زیادہ مقدار نشہ آوری کا باعث نہیں ہے، اس لیے اس دو اکو کھانا جائز ہے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (40530) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوسری حالت: دوامیں نشہ آور چیز کی مقدار زیادہ ہو کہ اگر اس کی زیادہ مقدار استعمال کی جائے تو انسان نشہ کی حالت میں چلا جائے، تو ایسی صورت میں مریض کے لیے یہ دو استعمال کرنا جائز نہیں ہو گا، کیونکہ اس دوامیں نشہ موجود ہے، اس لیے اس کا حکم شراب والا ہو گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شد کی بندی ہوئی شراب کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو مشروب بھی نشہ آور ہو تو وہ حرام ہے۔) اسے مسلم: (2001) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو تو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔) اس حدیث کو ابو داود رحمہ اللہ: (3681) نے روایت کیا ہے اور ابوالی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح سنن ابو داود" (3681) میں صحیح قرار دیا ہے۔

### 3- حرام و نجس اشیا ملی ہوئی ادویات:

مثلاً: کچھ ادویات میں خنزیر کی چربی استعمال کی گئی ہوتی ہے، یا مردار جانور کے کچھ اجزاء شامل کیے گئے ہوتے ہیں تو ان کی بھی پھر دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت: یہ حرام نجس چیزیں دوائی کے ساتھ مل کر اپنا وجود کھو دیں، اس کے لیے فقہ میں "استخارہ" کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے، یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی چیز اپنی اصلی ماہیت سے بدل کر کچھ اور بن جائے۔ دیکھیں: "الموسوعۃ الفقہیۃ" (3/213)

تو کچھ نجس چیزیں دوائیں کے مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے کبھی اپنی اثرات کی وجہ سے اپنی اصلی ماہیت کھو دیتی ہیں اور کچھ اور چیز بن جاتی ہیں۔

ایسے میں متعدد اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ جب نجس چیز اپنی خصوصیات کھو دے، اور کسی اور چیز میں بدل جائے تو جب اس میں نجس قرار دیے جانے کا سبب ختم ہو گیا تو اسے نجس نہیں کہا جائے گا۔ اس چیز کی طارت کا حکم لگایا جائے گا۔

علامہ قرآنی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس کی وجہ بالجماع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی چیز کو نجس محن اس کے وجود اور جسم کی وجہ سے نہیں کہا بلکہ اس کی کوئی نہ کوئی وجہ ہے جو اس چیز میں پائی جاتی ہے کہ اس کی رنگت خاص نوعیت کی ہے، یا اس میں کوئی وصف پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے اسے نجس قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ جس مخصوص نوعیت کا رنگ یا وصف اس چیز سے بہت گیا تو اس کے نجس کملانے کا موجب بھی ختم ہو گیا۔ اس لیے اسے نجس نہیں کہا جائے گا۔" ختم شد

"الغروف" (2/207)

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس اصول کی روشنی میں شراب اگر کسی اور چیز میں بدل جائے تو یہ قیاس کے عین مطابق بات ہو گی؛ کیونکہ شراب نشہ آوری کی وجہ سے نجس تھی، تو جب نجس ہونے کا سبب نہیں رہا تو

اسے بخس بھی نہیں کہا جائے گا۔ یہ شریعت کا اصول ہے جو کہ بنیادی مصادر میں موجود ہے، بلکہ ثواب و عقاب کی بنیاد بھی یہی اصول ہے۔

اس بنا پر: قیاس صحیح یہ ہے کہ اس حکم کو دیگر تمام نجاستوں کے بارے میں بھی لاگو کیا جائے کہ جب کوئی بخس چیز بالکل تخلیل ہو جائے تو اسے بخس قرار نہ دیا جائے۔ چنانچہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد کی جگہ سے مشرکوں کی قبروں کو اکھڑوایا لیکن ان کی میٹی کو منتقل نہیں کیا۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے بتلایا کہ دودھ خون اور گوبر کے درمیان سے نکلتا ہے۔ پھر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جب کسی جانور کو بخس چیز بطور چاراٹی کی، پھر جانور کو صرف پاکیرہ چیزیں کھانے کے لیے دی گئیں تو اس کا دودھ اور گوشت حلال ہو گا، اسی طرح کھیتی اور زرعی اجنباس کا معاملہ ہے کہ اگر انہیں بخس پانی لگایا گیا، پھر صاف پانی ایسا حلال ہوں گی؛ کیونکہ ان میں خباثت ختم ہو کر طیب میں بدل گئی ہے۔

اس کے الم بھی دیکھیں کہ: اگر کوئی پاکیرہ چیز خباثت چیز میں بدل جائے تو اسے بخس کہتے ہیں، جیسے کہ پانی اور کھانا وغیرہ جب پیشاب اور پاخانے میں بدل جائے تو دونوں کو پلید کہتے ہیں، تو اسی طرح جب کوئی چیز خباثت سے طیب میں بدل جائے تو اس وقت وہ پاک کیوں نہیں کہلاتی؟

پھر اللہ تعالیٰ نے طیب سے نجیث اور نجیث سے طیب پیدا فرماتا ہے، اور اس سارے عمل میں اصل کی طرف نہیں دیکھا گیا بلکہ اس چیز کی موجودہ حالت کو دیکھا گیا ہے۔۔۔ "ختم شد "اعلام الموقیع" (3/183)

استحالة کا اعتبار کرنا، حسرو اہل علم کا موقف ہے، جیسے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

"حسرو اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی چیز بخس ہو تو استحالة کے بعد پاک ہو جائے گی۔ یہ موقف احافت اور اہل ظاہر کا اسی طرح ایک روایت کے مطابق امام مالک اور احمد کا بھی یہی موقف ہے، جبکہ امام شافعی کے ہاں ایک توجیہ اسی کے موافق ہے۔" ختم شد

مجموع الفتاویٰ: (21/510)

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (97541) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوسری حالت: اگر بخس چیز دوائی میں اپنی اصلی حالت میں موجود ہو، کسی اور مادے میں تبدیل نہ ہوا ہو، مثلاً: کچھ ادویات میں خنزیر کی چربی ڈالی جاتی ہے اور یہ اپنی اصلی حالت میں باقی رہتی ہے، دوا کے تیار ہونے پر بھی اپنی حالت برقرار رکھے ہوئے ہوتی ہے، تو ایسی صورت میں یہ دوائی استعمال کرنا حرام ہو گا، کیونکہ دوائیں بخس اجرا بھی کھانے میں آئیں گے۔

اس حوالے سے آپ مزید کے لیے حسن بن احمد الفکی کی کتاب: "أحكام الأدوية في الشرعية الإسلامية" کا مطالعہ کریں، یہ کتاب آپ کے لیے بہت مفید ہو گی؛ کیونکہ ایک تو آپ کے شےبے سے متعلق ہے اور اس کا انداز بھی آسان ہے، نیز یہ کتاب آپ کو انٹر نیٹ پر بھی با آسانی دستیاب ہو سکتی ہے۔

مندرجہ بالا تفصیلات کا حاصل یہ ہے کہ:

اگر کوئی حرام چیز چاہے نہ شہ آور ہو یا غیر نشہ آور بخس ہو: اس کی وہ صفات ختم ہو جائیں جن کی وجہ سے اسے حرام قرار دیا گیا تھا کہ ان صفات کا کوئی اثر بھی باقی نہ ہو، یادوں کے ساتھ ملی ہوئی نشہ آور چیز کی نشہ آوری کے اثرات باقی نہ رہیں تو اس صورت میں اس دوا کو کھانا جائز ہو گا، مریض کے لیے یہ دوا تجویز بھی کر سکتے ہیں؛ کیونکہ حرام یا نشہ آور چیز اس دوائیں تخلیل ہو چکے ہیں، اور ان کا ذائقی کوئی اثر نہیں رہا۔

اور لیکن اگر حرام چیز کے اثرات باقی ہوں، تو ایسی دوا مریض کے لیے تجویز کرنا جائز نہیں ہو گا، نہ ہی اس کے ذریعے علاج کرنا درست ہو گا۔

اب یہ بات کہ کوئی حرام یا بخس چیز دوائیں اپنی اصل کے ساتھ موجود ہے یا تخلیل ہو گئی ہے، یہ بات دوائی بنانے والے ماہرین مشاہدے اور تجربے کی بنیاد پر بتلا سکتے ہیں، اس کے لیے ادویات میں استعمال ہوئی والی اشیا کی مقدار کا تنااسب بھی معاون ثابت ہو سکتا ہے کہ کون سی چیز کتنی دوائیں استعمال ہوئی ہے۔

سوم :

حرام چیزوں پر مشتمل ادویات کے ناموں کے بارے میں یہ ہے کہ آپ دوائی بنانے والے تجربہ کار، دیندار اور معتمد فارما سیسٹ سے رابطہ کریں۔

واللہ اعلم